مدیر کے نام

نسیم احمد 'اسلام آباد

''پروپیگنڈا اور ذرائع ابلاغ'' (اگست ۲۰۰۱ء) حبیب الرحمن چترالی صاحب نے ایک اچھوتے موضوع پر قلم اُٹھایا ہے اور حق ادا کر دیا ہے۔ ضرورت ہے کہ ایسے موضوعات پر تحقیقی کام ہوتا رہے (صفحہ ۴۱' سطر ۴ میں آیت چھٹی نہیں' ۶۰ ہے)۔

قاری طارق امین 'صوابی

''خدمت خلق'' (اگست ۲۰۰۱ء) خرم مراد صاحب کی تحریر بہت پسند آئی۔ اس ایمان پرور تحریر سے خدمت خلق کے بہت سے گوشے واہوئے۔ حقوق العباد کی ادایگی اسی کو کہتے ہیں۔

عثمان ابراہیم 'لاہور

''کتاب نما'' (اگست ۲۰۰۱ء) میں سیرت بانی دار العلوم پر تبصرہ شائع ہوا۔ سیرت کا لفظ عام طور پر سیرت رسولؐ اور سیرت صحابہؓ کے لیے مخصوص ہے۔ معروف شخصیات کے حالات زندگی پر مبنی کتب کے لیے سوانح کا لفظ مروج ہے۔ اس لحاظ سے کتاب کا نام غور طلب ہے۔

سیدہ سلمٰی زبیری 'لاہور

''قومی بیداری --- وقت کا تقاضا'' (جولائی ۲۰۰۱ء) میں مولانا روم کے شعر ؎

زیں ہمرہان سست عناصر دلم گرفت
شیرخدا و رستم دستانم آرزوست

کا ترجمہ ان الفاظ میں کیا گیا ہے کہ ''ان درماندہ سست رفتار ہمراہیوں سے بھی میرا دل اُچاٹ ہو گیا ہے۔ کسی شیرخدا اور کسی رستم کی داستان کی آرزو میں نکل کھڑا ہوں''۔ معلوم نہیں کس اصول کے تحت دستاں کے لفظ کو داستان کے معنی پہنائے گئے ہیں۔ فارسی زبان کا ذوق رکھنے والے حضرات سے یہ امر مخفی نہیں ہے کہ رستم دستاں میں اضافت ابنی ہے' یعنی دستان کا بیٹا رستم --- دستان رستم کے باپ کا لقب ہے۔

اعجاز علی ندیم 'لاہور

ترجمان القرآن کا انتظار ہر مہینے کی آخری تاریخوں سے شروع کر دیتا ہوں کیونکہ اگلے مہینے کی منصوبہ بندی میں اس کے لیے وقت مختص کرنا ہوتا ہے۔ اہم مضامین کے نوٹس تیار کرتا ہوں جو بعد میں بہت کام آتے ہیں۔ اس کے سب ہی سلسلے بہت مفید ہیں لیکن میں سب سے زیادہ اہمیت اشارات' تزکیہ و تربیت اور تہذیب جدید کو دیتا ہوں۔ سنابل العلم کے اشتہارات خوب صورت کتابچے کی شکل میں شائع کروائے جائیں تو بہت مفید ہوں گے کیونکہ آج کل management sciences کا بڑا

چرچا ہے۔

رفیع اللہ جرال، جہلم

''حقوق انسانی کی سیاست'' (جون ۲۰۰۱ء) میں جس طرح دنیا کے سب سے بڑے دہشت گرد، ظالم اور لٹیرے ملک امریکہ کا پوسٹ مارٹم کیا گیا ہے (اگرچہ اس میں کچھ تشنگی سی محسوس ہوتی ہے) وہ پوری دنیا، خصوصاً عالم اسلام کی آنکھیں کھولنے کے لیے کافی ہے۔ اس مضمون میں امریکہ پر یورپی اقوام کے قبضے، مقامی آبادی کا قتل عام اور غلاموں کی تجارت کا حوالہ دیا گیا ہے۔ اس پر تفصیل سے لکھنے کی ضرورت ہے تاکہ پاکستانی قوم کو معلوم ہو کہ امریکہ کے اس نقلی چہرے کے پیچھے ایک بھیانک اور خوں آشام چہرہ چھپا ہوا ہے۔

سید ریاض حسین زیدی، ساہیوال

قاضی حسین احمد کے چشم کشا اشارات ''قومی بیداری --- وقت کا تقاضا'' (جولائی ۲۰۰۱ء) اگر بچشم دل پڑھ لیے جائیں تو صراط مستقیم کی طرف پیش رفت ممکن ہو جائے۔ کاش ترجمان القرآن کروڑوں کی تعداد میں شائع ہو کر ہر گھر کے ہر قاری کے درِ دل پر دستک دے سکے!

احمد انس، کراچی

لکھنؤ سے نکلنے والے رسالے ۱۵ روزہ تعمیر حیات (۱۰ اگست ۲۰۰۱ء) میں مولانا عبداللہ عباس ندوی نے جو جامعہ ام القریٰ مکہ سے بطور ممتحن ایک وائی وا کے لیے گئے تھے، قاہرہ کے سفرنامے میں لکھا ہے کہ ہوٹل کے کمرے میں ٹی وی لگایا تو مصر کی قومی اسمبلی کا اجلاس جاری تھا، اور یکے بعد دیگرے مقررین حسنی مبارک کی تعریف وتوصیف میں قلابے ملا رہے تھے۔ ''آپ نے اپنے عہد مبارک میں مصریوں کو سر اُٹھا کر چلنے کا موقع دیا، حریت کا سبق دیا، آپ کی بصیرت ہمارے لیے ہدایت و نجات کا راستہ بنی''۔ ہر چند جملوں کے بعد دوسرے ممبران تائید کا اظہار تالیاں پیٹ پیٹ کر کر رہے تھے۔ مضمون نگار لکھتے ہیں کہ ان کی نظروں کے سامنے اپنی طالب علمی کا زمانہ پھر گیا جب عرب رسائل الرسالہ (احمد حسن زیات) اور الثقافہ (ڈاکٹر احمد امین) میں شاہ فاروق کے یوم پیدایش پر اداریے لکھے جاتے تھے جو ادبی شہ پارے ہوتے تھے۔ ''فاروق کا تخت قصر شاہی میں نہیں ہر مصری کے قلب میں ہے۔ وہ ہر گھر کی روشنی، ہر دل کی دھڑکن، ہر آنکھ کی بینائی ہے، اے عظیم ابن عظیم!''۔ ملکہ نریمان کو ایک بار نزلہ ہو گیا تو شیخ الازہر نے مزاج پرسی کا تار بھیجا: ''ہم نے پوری رات بے چینی، اضطراب اور دعاؤں میں گزاری کہ اللہ ملکہ عالیہ کو شفا کامل و عاجل عطا فرمائے''۔ جب فوجی انقلاب آیا اور نجیب صدر بنے تو حسن زیات نے الرسالہ میں لکھا کہ، وہ مردِ غیب نمودار ہو گیا جس کا قدرت نے وعدہ کیا تھا۔ شریف ترین، محبوب دل و جان، عالی گہر محمد نجیب نے مصر کو کھلنڈروں سے آزاد کروا دیا، جب جمال عبدالناصر نے اقتدار سنبھالا تو انھی حسن زیات نے رسولؐ اللہ اور صلاح الدین ایوبیؒ کے بعد تیسرا انقلاب لانے والا ناصر کو قرار دیا۔ محمد حسین ہیکل نے الاہرام میں لکھا: بڑا مجرم ہے وہ شخص جو سمجھتا ہے کہ جمال عبدالناصر کو مٹی سے پیدا کیا گیا ہے۔ وہ ایک آسمانی مخلوق ہے جو زمین سے پیدا نہیں کی گئی بلکہ زمین پر اتاری گئی ہے، --- آپ مناسب سمجھیں تو ان گذارشات میں قارئین ترجمان کو بلاتبصرہ شریک کر لیں۔